جماعت اہلحدیث کا خصوصی ترجمان

یداللہ علی الجماعۃ ترمذی

لاجماعۃ إلا بإمارۃ دارمی

ہفت روزہ تنظیم اہل حدیث لاہور

بانی: محدث العصر مفتی دوراں حضرت العلام حافظ محمد عبداللہ روپڑی رحمہ اللہ

بیاد: سلطان المناظرین حافظ عبدالقادر روپڑی رحمہ اللہ

مدیر مسئول: حافظ محمد جاوید روپڑی

نگران اعلیٰ: عارف سلمان روپڑی

جلد 58 شمارہ 5 جمعۃ المبارک 7تا13 فروری 2014ء

فون: 042-37656730 فیکس: 042-37659847

معاشی مساوات

اسلام معاشی مساوات کا علمبردار ہے اور معاشی مساوات کے معنی یہ ہیں کہ معاشرے میں ہر فرد کی بنیادی ضرورتیں پوری ہوں اور یہ کہ کسی معاشی اور سماجی [illegible] کے مواقع میں کسی بھی شخص بنیادی ضرورتوں سے محروم نہ رہے اور ہر ایک کو اس کی محنت کے مطابق معاوضہ ملنا چاہیے۔

اسلام نے اپنے مالی نظام کو اعتقادات، عبادات، معاملات اور اخلاقیات سے جدا کر کے پیش نہیں کیا بلکہ ہر وہ عمل جس میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی خوشنودی اور بنی نوع انسان کی بہتری ہو اسے عبادت الٰہی قرار دیا ہے۔ جائز ذرائع سے مال و دولت حاصل کرنا اور اس کے ذریعے اپنی معاشرتی ضرورتیں پوری کرنا اور غربت وافلاس کا خاتمہ کرنا اسلام کی نظر میں لائق تحسین عمل ہی نہیں بلکہ بہت بڑی نیکی ہے۔

یاد رہے جہاں اسلام نے جائز طریقے سے محنت و مزدوری کر کے رزق حلال کمانے اور حرام کمائی سے اجتناب کرنے کا حکم دیا ہے، وہاں کسی بے روزگار اور معذور انسان کو بنیادی ضرورتیں فراہم کرنا حکومت اور معاشرے کا بھی فرض قرار دیا ہے اور ایسی دولت جو ناجائز طریقہ و ذرائع سے حاصل کی جائے وہ حلال نہیں ہے۔

WWW.jaamia.com جامعہ اہل حدیث کا ویب سائٹ ایڈریس

درس حدیث

ابو عکاشہ عبداللطیف حلیم

اللہ کا محبوب کون؟

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ ان اللہ تعالی قال من عادی لی ولیا فقد آذنتہ بالحرب وما تقرب الی عبدی بشیء احب الی مما افترضت علیہ وما یزال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احبہ فاذا احببتہ کنت سمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ الذی یبصر بہ ویدہ التی یبطش بہا ورجلہ التی یمشی بہا وان سالنی اعطیہ ولئن استعاذنی لأعیذنہ [صحیح بخاری کتاب الرقاق باب التواضع رقم: ۶۵۰۲]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جو میرے کسی دوست سے دشمنی کرے یقیناً میرا اس سے اعلان جنگ ہے اور میرے بندے کا میرے عائد کردہ فرائض کے ذریعے سے میرا قرب حاصل کرنا مجھے باقی تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہے۔ میرا بندہ نوافل کے ذریعے بھی میرا قرب حاصل کرنے کی کوشش میں رہتا ہے حتیٰ کہ میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں اور جب میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور مجھ سے وہ کوئی سوال کرتا ہے تو میں اسے دیتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے پناہ مانگے تو میں اسے ضرور پناہ دیتا ہوں۔

حدیث سے اخذ ہونے والے مسائل:

۱۔ فرائض کی پابندی اللہ تعالیٰ کا محبوب بننے کا ذریعہ ہے۔

۲۔ فرائض کی پابندی کرنے والا اللہ کا ولی ہے اور اس کا دشمن اللہ کا دشمن ہے۔

۳۔ فرائض کے ساتھ نوافل پڑھنا بھی اللہ کی خوشنودی کا ذریعہ ہے۔

۴۔ نوافل پر ہمیشگی اختیار کرنے سے اللہ تعالیٰ اس قدر خوش ہوتا ہے کہ بندے کو اپنی حفظ وامان میں یوں لے لیتا ہے جیسے اس کے کان آنکھیں ہاتھ پاؤں ہوں یعنی ہر برائی سے محفوظ کر دیتا ہے۔

۵۔ اللہ تعالیٰ کا اتنا محبوب بننے والا شخص بھی اللہ کا محتاج ہی رہتا ہے مشکل کشا نہیں بن جاتا۔

۶۔ اللہ تعالیٰ کا زندہ ولی بھی اللہ کا محتاج ہے تو موت کے بعد تو وہ بالاولیٰ محتاج ہے۔

۷۔ جس طرح سے اللہ کے ولی اللہ سے حاجات مانگتے ہیں ہر مسلمان کو اللہ سے ہی مانگنا چاہیے۔

اے اللہ ہمیں اپنے محبوب بندوں میں شامل کر لے اور ہمیں اپنے سوا کسی کا محتاج نہ کرنا۔

آمین یا رب العالمین

ہفت روزہ
جماعت اہل حدیث کا خصوصی ترجمان
تنظیم اہلحدیث لاہور
مدیر مسئول
حافظ محمد جاوید روپڑی رحمہ اللہ

مجلس ادارت

مدیر اعلیٰ: حافظ عبدالغفار روپڑی
مدیر: پروفیسر میاں عبدالمجید
مدیر انتظامی: حافظ عبدالوہاب روپڑی
معاون مدیر: حافظ عبدالجبار مدنی
نائب مدیر: مولانا عبداللطیف حلیم
منیجر: حافظ عبدالظاہر 0300-8001913
Abdulzahir143@yahoo.com
کمپوزنگ: وقار عظیم بھٹی 0300-4184081

فہرست

درس حدیث 1
اداریہ 2
الاستفتاء 5
تفسیر سورۃ الانعام 6
آہ! سیدی ومرشدی...... 9
سود کیا ہے؟ 11

زر تعاون

فی پرچہ......10 روپے
سالانہ......500 روپے
بیرون ممالک 200 ریال (امریکی 50 ڈالر)

مقام اشاعت

ہفت روزہ "تنظیم اہلحدیث" رحمن گلی نمبر 5
چوک دالگراں لاہور 54000

اداریہ

پروفیسر میاں عبدالمجید

یوم یکجہتی کشمیر......کیا عالمی ضمیر کبھی بیدار ہوگا؟

14 اگست 1947ء کو سالہاسال کی بے پناہ قربانیوں اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے کرۂ ارضی پر سب سے بڑے اسلامی اور دنیا کی پانچویں بڑی ریاست برصغیر ہندوستان کی تقسیم کے بعد پاکستان کے نام سے ظہور پذیر ہوئی۔ تقسیم کے فارمولے کو عین آخری وقت تبدیل کرکے اس نوزائیدہ مملکت کو روز اول سے ہی سازشوں، ناانصافیوں کا سامنا رہا۔ وادئ کشمیر جہاں اسّی فیصد سے زائد مسلمان بستے تھے اور اس کی تمام سرحدیں پاکستان سے لگتی تھیں۔ ہندوستان کو کشمیر تک رسائی کے لیے کوئی زمینی راستہ نہیں تھا، اس لیے گورداسپور امرتسر یعنی وہ علاقے جو نقشے میں پاکستان کا حصہ تھے وہ ہندوستان میں شامل کردیئے۔ یوں غیر فطری طور پر انڈیا کو کشمیر تک رسائی مہیا کی گئی۔ کشمیر کو پاکستان کے نقشے سے غائب کرکے پاکستان کو تباہ کرنے کے ایجنڈے پر عمل کیا گیا۔ لفظ پاکستان میں "ک" کشمیر کے لیے تھا۔ پاکستان کو اپنی زراعت بلکہ اپنی بقا کے لیے کشمیر سے آنے والے دریاؤں پر انحصار کرنا تھا۔ اس لیے محمد علی جناح نے کشمیر کو پاکستان کی شہ رگ کہا تھا۔

انگریز نے روز اول سے پاکستان کی شہ رگ اس کے دشمن ہندوستان کے حوالے کردی، کشمیر کے حصول کے لیے قائداعظم نے اپنی زندگی میں ہی جہاد کا راستہ اپنانے کا حکم دیا تھا۔ شمالی علاقہ جات اور کشمیر کا کچھ حصہ آزاد کرالیا گیا تھا۔ پُرجوش نوجوان اپنی بہادر افواج کی پشت پناہی پر اس مقدس فریضے میں شامل تھے۔ محض چند گھنٹے کی مسافت پر سرینگر تھا اور یوں کشمیریوں کی آزادی کی منزل اور تکمیل پاکستان سامنے نظر آرہی تھی۔ جنرل گریسی نے فوج کو ہالٹ کا حکم دیا، انگریز جنرل کی غداری اور فوج کے مضبوط ڈسپلن کی وجہ سے فوج کو رکنا پڑا ادھر ہندوستان کا وزیراعظم نہرو بھاگم بھاگ اقوام متحدہ پہنچا اور یوں اقوام متحدہ نے ایک قرارداد کے ذریعے دونوں ملکوں میں سیز فائر اور کشمیریوں کو استصواب رائے کے ذریعے دونوں ملکوں میں سے اپنی پسند کے ملک کے ساتھ الحاق کرنے کا اختیار دے دیا۔ جنگ تو بند ہوگئی لیکن کشمیریوں کو حق خودارادیت آج تک نہ مل سکا۔ جب بھی رائے شماری کی قرارداد جنرل اسمبلی کے ایجنڈے پر آئی روس ویٹو کردیتا۔ یوں یہ قرارداد آج تک عملدرآمد کی منتظر ہے۔

ادھر ہندوستان نے مقبوضہ وادئ کشمیر میں تحریک آزادی کو کچلنے کے لیے اپنی سات لاکھ فوج تعینات

کر رکھی ہے اور پھر دنیا کا سیاہ ترین قانون TADA منظور کر کے کشمیریوں کا گلا گھونٹ دیا ہوا ہے۔اس قانون کی رو سے انڈین پولیس اور فوج کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ بغیر کسی وارنٹ کے محض شک کی بنا پر کسی بھی گھر میں داخل ہو کر نہ صرف تلاشی لے سکتی ہے بلکہ جس مرد وعورت پر شبہ ہو کہ وہ مجاہدانہ کاروائیوں میں مصروف ہے یا آزادئ کشمیر کی کسی تحریک کی مالی، اخلاقی مدد کر رہا ہے اُسے گرفتار کر سکتی ہے اور پابند سلاسل رکھ سکتی ہے۔ ہندو فوج کے وحشی درندے اس قانون کی آڑ میں جس گھر میں چاہیں داخل ہو جائیں، نوجوان مردوں کو گرفتار کر کے الگ بیرکوں میں رکھیں اور نوجوان لڑکیوں کو اُٹھا کر ان کی آبروریزی کریں۔ یوں آج مقبوضہ وادئ کشمیر کا ہر گھر اپنے اندر ظلم وستم کی الگ الگ داستانیں لیے ہوئے ہے۔ کشمیریوں کی تیسری نسل اسی خوف اور ظلم وستم کے سائے میں پل کر جوان ہوئی ہے تقریباً ایک لاکھ کشمیری اس ظلم وستم کے عفریت کو اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر چکے ہیں ہزاروں عصمت مآب وعفت مآب دوشیزائیں ان ظالم اور سفاک انسان نما بھیڑیوں کی جنسی بھوک کا شکار ہو چکی ہیں۔

آج دنیا کے ہر ملک کے شہری اپنے جان ومال، عزت وآبرو کے حق سے مستفیض ہیں۔اللہ کی زمین پر محض مقبوضہ کشمیر کے باسی ہی وہ انسانی مخلوق ہیں جنھیں نہ کوئی ملکی قانون اور نہ ہی اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کا چارٹر انھیں جان، مال، عزت وآبرو کا تحفظ مہیا کر رہا ہے۔ ظلم وستم کی چکی میں پستے ہوئے کشمیری اپنی آزادی کے لیے پاکستان کی طرف دیکھتے ہیں، محمد علی جناح تو بستر علالت پر بھی آزادئ کشمیر کی خوشخبری سننے کے لیے ہمہ تن گوش تھے لیکن بدقسمتی سے پاکستان خود شروع سے ریشہ دوانیوں کا شکار رہا۔ خود قائداعظم غیر طبعی موت کا لقمہ بنے۔ لیاقت علی خان کو گولی ماردی گئی اور پھر پاکستان کی وزارت عظمٰی کی کرسی میوزیکل چیئر کا کھیل بن کر رہ گئی۔ حکمران ایک دوسرے کے لیے کنویں کھودتے رہے اور خود بھی ان ہی میں گرتے رہے یہاں تک کہ ایک فوجی جرنیل نے ملک پر بزور قبضہ کر کے سیاستدانوں کو ایبڈو کا نشانہ بنایا اور پھر اپنی خود ساختہ کونشن مسلم لیگ کے ذریعے سیاست، سیاست کھیلنے لگا۔

اکبر کے دین الٰہی کی قسم کا آئین بنایا، جس میں ملک سے زیادہ اپنی ذات کو اہمیت دی اور اس آمر کے ساتھ ہی اس کا آئین بھی راہئ ملک علام ہوا، اس کے بوئے کانٹے قوم نے یحیٰی کے دور میں جھیلے جب ملک ہی دولخت ہو گیا۔اس وقت سے قوم جمہوریت اور مارشل لاء کے درمیان پھنسی ہوئی ہے۔اس دوران قوم کو جمہوروں اور مارشل لاؤں نے جو جو زخم دیئے ہیں۔ ان میں سے ہر دور پر آج مارکیٹ میں کتابیں دستیاب ہیں اب جبکہ میاں نواز شریف صاحب تخت جمہوریت پر براجمان ہیں تو امریکہ کے ایک ماہر سیاسیات جے الفیلڈ رنامی نے دنیا کے جن چالیس ممالک میں فوجی بغاوتوں کا ذکر کیا ہے، ان میں پاکستان کو بھی شامل کیا ہے۔ پاکستان میں فوج درمیان میں سیاستدانوں کو بھی حصہ بقدر جثہ وصول کرنے کا موقع دیتے ہیں ورنہ اس ملکیت تو یہ ملک فوج کا ہے۔

ملک کی عدالت عظمٰی اپنے تمام جتن کر چکی کہ ایجنسیوں سے لاپتہ افراد کے بارے میں معلومات حاصل کر سکیں، ان میں سے کچھ تو ابتداء میں ہی جو پریڈنٹ اڑیالہ جیل سے فوج نے وصول کئے تھے مردہ پائے گئے تھے۔اب ان میں سے تیرہ لاشیں خضدار کی ایک اجتماعی قبر سے برآمد ہوئی ہیں۔لو جی عدالت عظمٰی لے لو فوجیوں سے بندے واپس۔ اگر یہی واقعہ دنیا کے کسی مہذب ملک میں پیش آیا ہوتا تو ایک قیامت برپا ہوتی۔ پوری فوج نظریں نیچی کر کے پوری قوم کے سامنے مجرم بن کر کھڑی ہوتی لیکن یہ تو پاکستان ہے یہاں فوجیوں کے ہاتھوں ایسے شرمناک واقعہ کی خبریں اخبار میں لگتی ہے جیسے کسی سے سڑک جاتے ہوئے کوئی موبائل فون چھین لے۔اب سپریم کورٹ نے اس اجتماعی قبر کا از خود نوٹس لے لیا ہے تو اس کا انجام بھی مہینوں سے چلنے والے لاپتہ افراد کے کیس سے مختلف نہیں ہوگا۔ کیونکہ بدقسمتی سے ہم ابھی مہذب ملک نہیں بن سکے، ہم نے کشمیریوں کی کیا مدد کرنی ہے؟ ہم تو آدھا ملک گنوانے کے بعد اتنے بے حس ہو چکے ہیں کہ آج تک سندھ، بلوچستان، خیبر پختونستان، پنجاب باہمی نفرتوں کا شکار ہیں۔

آج لسانی، صوبائی، فرقہ واریت کے تعصبات ناگ بن چکے ہیں جو ایک دوسرے کو ڈس رہے ہیں۔ باہمی قتل وغارت سے ہم فارغ ہوں تو ہم اپنے مظلوم کشمیری بھائیوں کے بارے میں سوچیں۔ہم اپنے کشمیری بھائیوں کے دکھ درد میں برابر کے شریک ہیں۔ بس ہماری ذرا تھوڑی سی مصروفیات ہیں ان سے فارغ ہو کر اپنے کشمیری بھائیوں کے ساتھ پوری دلجمعی کے ساتھ کھڑے ہوں گے۔

اگر ہم کاروباری ہیں تو بس صرف ہمیں ذخیرہ اندوزی، ملاوٹ، ناجائز منافع خوری کے ذریعے تجوریاں بھر کر فارغ ہونے دیں، اگر ہم سیاستدان ہیں تو ذرا اس بزنس کے ذریعے بیرونی ملکوں میں اپنے اکاؤنٹ بھر لینے دو، اگر ہم پاکستان کی مسلح افواج ہیں تو ذرا انتظار کرو سوات وغیرہ کے بعد اب شمالی وزیرستان میں مصروف ہیں اپنے ملک کی مکمل گوشواری کر لیں، اگر ہم پولیس مین ہیں تو ہمیں ذرا مال پانی بنانے سے فرصت لینے دو، ظالم ہندو کو یوں الٹا لٹکا کر بید ماریں گے جیسے کسی جاگیردار کے حکم پر اس کے باغی مزارع کو مارتے ہیں، اگر ہم مسلمان نوجوان ہیں تو کشمیری بہنو انتظار کرو ہم اپنے ہمسائیوں کی پانچ پانچ اور آٹھ آٹھ سال کی معصوم بچیوں کی آبروریزی سے فارغ ہو جائیں پھر تمہاری عزتوں کی حفاظت کریں گے، اگر ہم جنگجو اور مذہب سے محبت کرنے والے ہیں تو ذرا خودکش دھماکوں سے فارغ ہو جائیں، پھر کشمیر یو تمھاری خدمت کے لیے حاضر ہوں گے۔ آج میں اپنی قوم کی کس کس کمینگی کا رونا روؤں ''تن ہمہ داغ داغ شد پنبہ کجا کجا نہم'' اب تو کشمیری بھی ہم سے مکمل مایوس ہو کر انہوں نے تھرڈ آپشن پر غور کرنا شروع کر دیا ہے، تاہم اس راکھ میں ابھی شرر باقی ہیں۔

دفاع پاکستان کونسل نے اس مرتبہ فروری کے آغاز میں ہی یکجہتی کشمیر کانفرنسیں شروع کر دی ہیں اور مجھے یہ کہنے میں کوئی باک نہیں ہے کہ جماعۃ الدعوۃ کے نوجوان اس کاوش میں سب سے پیش پیش ہیں۔ پانچ فروری کو سرکاری طور پر یوم یکجہتی کشمیر منایا جائے گا، یہ عالمی ضمیر کو جھنجھوڑنے کی ایک کوشش ہے کہ وہ ممالک جو کتے، بلیوں اور جانوروں کے اوپر ہونے والے مظالم کے خلاف سراپا احتجاج نظر آتے ہیں انہیں پچاس لاکھ انسانوں پر جانوروں سے بھی بدتر ظلم دکھایا جائے۔ لیکن عالمی امن کے ٹھیکداروں کو کشمیریوں پر ہونے والے ظلم نظر نہیں آئیں گے کیونکہ یہ مسلمان کا خون ہے اور مسلمان کا خون کشمیر میں بہے، افغانستان میں بہے یا عراق میں یہ خون تو پانی سے بھی ارزاں ہے۔

مسلمانو! یہ خون بہتا رہے گا جب تک اُمت مسلمہ خود بیدار ہو کر خون مسلم کی ارزانی کے خلاف الجہاد الجہاد کا نعرہ بلند کرتے ہوئے کفر کے فتنے کو ختم کرنے کے لیے اٹھ کھڑی نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ اُمت مسلمہ کو متحد و متفق ہو کر زمین سے فتنے کے خاتمے اور اعلائے کلمۃ اللہ کے جہاد کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین

مولانا محمد ادریس خلیل کو صدمہ

گذشتہ دنوں جماعت اہلحدیث صوبہ خیبر پختونخواہ کے ناظم اعلیٰ مولانا محمد ادریس خلیل کی خوش دامن کا انتقال ہو چکا ہے اناللہ وانا الیہ راجعون مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، خوش اخلاق، مہمان نواز اور ہمیشہ انصاف پرمبنی بات کی تائید کرتی تھیں۔ نماز جنازہ میں جماعت اہلحدیث کے مقامی افراد نے بھرپور شرکت کی تمام جماعتی احباب اور حضرت الامیر شیخ الحدیث حافظ عبدالغفار روپڑی حفظہ اللہ اور ادارے کے معلمین سے پُرزور اپیل ہے کہ مرحومہ کی مغفرت وبلندیٔ درجات کے لیے دعا فرمائیں۔ [منجانب: مولانا محمد ادریس خلیل 0321-9639735]

گوجرانوالہ سے قرائے کرام کے وفد کی آمد

تنظیم اتحاد القراء اہلحدیث پاکستان کے مرکزی ناظم اعلیٰ اور ربانیہ اسلامک سنٹر (مرکز تجوید وتحفیظ) کے مدیر فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا قاری عنایت اللہ ربانی کاشمیری کی سربراہی میں گوجرانوالہ سے قرائے کرام حضرت مولانا حافظ محمد جاوید روپڑیؒ کی وفات کی وجہ سے شیخ الحدیث حافظ عبدالغفار روپڑی حفظہ اللہ اور مفسر قرآن حافظ عبدالوہاب روپڑی حفظہ اللہ اور دیگر اساتذہ کرام سے تعزیت کرنے کے لیے جامعہ اہلحدیث لاہور میں تشریف لائے۔ اساتذہ کرام سے ملاقاتیں ہوئیں اور مرحوم ومغفور کے لیے بہت دعائیں کی گئیں اور ان کی خدمات جلیلہ کو سراہا گیا۔ وفد میں شریک قابل قدر قرائے کرام کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں: قاری محمد ابوبکر عثمانی، قاری لطیف اللہ، قاری محمد یٰسین، قاری عبدالرزاق ثانی، قاری عدنان شفیق نورپوری۔ اللہ تعالیٰ ان حضرات کا آنا قبول فرمائے اور مرحوم حافظ محمد جاوید روپڑیؒ کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین [منجانب: قاری شاہد محمود عاصم مدرس جامعہ اہلحدیث لاہور]

الاستفتاء

حافظ عبدالوہاب روپڑی

انٹرنیٹ کے ذریعہ نکاح یا SMS کے ذریعہ طلاق کا حکم

(۱) سوال: آج کل انٹرنیٹ کے ذریعے نکاح پڑھے جاتے ہیں ان کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ (۲) سوال: SMS کے ذریعہ دی گئی عورت کو طلاق شرعاً معتبر ہوگی یا نہیں؟ [ایک سائل تنظیم اہلحدیث لاہور]

الجواب بعون الوہاب:۔ جواب نمبر 1:۔ شریعت مطہرہ نے معاشرہ کو پاک رکھنے کے لئے نکاح رکھا ہے اور اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے، فانہ اغض للبصر واحصن للفرج "نکاح نظر اور شرمگاہ کی حفاظت کا بہترین ذریعہ ہے۔" [مشکوۃ شریف کتاب النکاح فصل اول]

اسلام میں نکاح کی بڑی فضیلت وارد ہوئی ہے اور اس کو عبادت قرار دیا گیا ہے جو شخص استطاعت کے باوجود اس سے اعراض کرتا ہے اس کے لئے وعید سناتے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا: فمن رغب عن سنتی فلیس منی "جو میری سنت سے اعراض کرے وہ ہمارے طریقہ پر نہیں" [مشکوۃ باب الاعتصام بالکتاب ص ۲۷ بحوالہ مسلم]

شریعت میں نکاح کا حکم: فقہائے کرام نے نکاح کے تین حکم بیان کئے ہیں۔ (۱) نکاح کبھی واجب ہوتا ہے (۲) نکاح کبھی سنت ہے (۳) اور نکاح کبھی جائز اور مستحب ہوتا ہے۔ جب یہ اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے تو اس کا طریقہ بھی ہمیں شریعت مطہرہ میں بتلایا گیا ہے تا کہ یہ عبادت بھی شرعی طریقہ کے مطابق ادا ہو سکے شریعت نے مرد کو عورت کے لئے نکاح کا پیغام دینا جائز قرار دیا ہے اور عہد نبوت ﷺ میں اس کی کئی مثالیں ملتی ہیں کہ مرد عورتوں کو نکاح کا پیغام بھجوایا کرتے تھے۔ جیسا کہ حدیث میں ہے کہ فاطمہ بنت قیسؓ کو ان کے خاوند ابو عمرو بن حفص نے طلاق بتہ دے دی۔ عدت کے اختتام پر اس نے آپ کو اطلاع دی کہ مجھے حضرت معاویہؓ بن ابوسفیان، ابوجہمؓ اور اسامہ بن زیدؓ نے شادی کا پیغام بھیجا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا انکحی اسامۃ بن زید اس کو اسامہ بن زید کے ساتھ شادی کرنے کا مشورہ دیا تھا [مشکوۃ باب العدۃ فصل اول ص]

مرد عورت کو شادی کا پیغام بھیج سکتا ہے لیکن وہ پیغام دوستی اور دوسری محبت بھری گفتگو پر مشتمل نہیں ہونا چاہئے کیونکہ نکاح سے قبل مرد اور عورت کا تلذذ بھری گفتگو کرنا شرعاً جائز نہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے فزنا العین النظر وزنا اللسان المنطق کہ انسان کی زبان، اسکی آنکھیں اور دوسرے اعضاء زنا کرتے ہیں شرمگاہ صرف ان اعضا کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے (مشکوۃ بحوالہ بخاری مسلم) آنکھ کا دیکھ کر اور زبان کا گفتگو کر کے لذت حاصل کرنا آپ ﷺ نے زنا قرار دیا ہے۔ نکاح سے قبل عورت سے ایسی کلام، تحریری یا زبانی نہیں ہونی چاہئے۔ پارہ نمبر ۵ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ولا متخذات اخدان (الایۃ) "جن عورتوں سے تم نکاح کرتے ہو وہ پوشیدہ دوستی پکڑنے والی نہ ہوں" نکاح سے قبل اس طرح کی گفتگو کرنا دوستی اور آشنا پکڑنا ہے، جس سے اسلام منع کرتا ہے۔

انٹرنیٹ پر نکاح کی پیغام رسانی جائز اور درست ہے جب یہ پیغام صرف نکاح کا ہو۔ دوستی اور لذت بھری گفتگو پر مشتمل نہ ہو اسی طرح انٹرنیٹ پر نکاح بھی اس وقت شرعاً جائز اور درست ہوگا جب اس کے اندر نکاح کی شروط پائی جائیں گی۔ نکاح کے صحیح ہونے کی ۵ شرطیں شریعت مطہرہ نے بیان کی ہیں۔ (۱) میاں بیوی کا تعین ہو (۲) دونوں کی رضا ہو (۳) ولی ہو (۴) دو عادل گواہ ہوں (۵) کفو ہو [الممتع فی شرح المقنع ص ۳۱ ج ۵] اگر یہ شرائط پائی جائیں تو نکاح (انٹرنیٹ پر ہو یا بغیر انٹرنیٹ کے) شرعاً جائز ہوگا اگر کوئی شرط مفقود ہوئی تو نکاح درست نہیں ہوگا۔

جواب نمبر 2:۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے طلاق دینا خاوند کا حق ہے (ابن ماجہ ص ۱۵۲) خاوند جب چاہے عورت کو طلاق دے کر آزاد کر سکتا ہے اس میں عورت کی رضامندی ضروری نہیں کیونکہ طلاق کے کلی اختیارات شرعاً خاوند کے پاس ہوتے ہیں اس لئے جب اس بات کی تصدیق ہو جائے کہ SMS کے ذریعے دی گئی طلاق عورت کے خاوند کی طرف سے ہے تو شرعاً وہ طلاق معتبر ہوگی۔ فقط

تفسیر سورۃ الانعام

حافظ عبدالوہاب روپڑی (فاضل ام القریٰ مکہ مکرمہ) (قسط نمبر 29)

﴿اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِي الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا وَمَا يَمْكُرُوْنَ اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ○ وَاِذَا جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى نُؤْتٰى مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ رُسُلُ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعَذَابٌ شَدِيْدٌ بِمَا كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ ○﴾ ''بھلا وہ شخص جو مردہ تھا پھر ہم نے اسے زندہ کیا اور اس کو روشنی عطا کی جس کی مدد سے وہ لوگوں میں زندگی بسر کر رہا ہے اس شخص جیسا ہوسکتا ہے جو تاریکیوں میں پڑا ہو اور اس کے نکلنے کی کوئی صورت نہ ہو؟ کافر جو کچھ کر رہے ہیں ان کے اعمال اسی طرح خوشنما بنا دیئے گئے ہیں (۱۲۲) اسی طرح ہم نے ہر بستی میں اس کے بڑے بڑے مجرموں کو لگا دیا ہے کہ وہ اس بستی میں مکروفریب کرتے رہیں پھر وہ خود ہی اس مکروفریب میں پھنس جاتے ہیں مگر یہ بات سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کرتے (۱۲۳) اور جب ان کے پاس کوئی نشانی آتی ہے تو کہتے ہیں ہم تو اس وقت تک نہ مانیں گے جب تک ہمیں بھی وہی کچھ نہ دیا جائے (نبوت و رسالت) جو اللہ کے رسولوں کو دیا گیا، اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ اپنی رسالت کا کام کس سے لے اور جلد ہی ان مجرموں کو اپنی مکاریوں کی پاداش میں اللہ تعالیٰ کے ہاں ذلت اور سخت عذاب سے دوچار ہونا پڑے گا۔'' (۱۲۴)

مشکل الفاظ کے معانی

نُوْرًا: روشنی

اَكٰبِرَ: بڑے، اکابر

حَتّٰى نُؤْتٰى: یہاں تک کہ ہمیں بھی دیا جائے

صَغَارٌ: ذلت

ماقبل سے مناسبت:

سابقہ آیات میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اہل زمین کی اکثریت گمراہ اور برے ظن کے تابع ہے، اسی بنا پر مشرکین مومنوں سے اللہ کے دین کے بارے میں جھگڑا کرتے تھے اور ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں اور کافروں کے حال کو بیان کرتے ہوئے فرمایا ہدایت یافتہ مومن اسلام لانے سے پہلے مردہ تھا تو اللہ تعالیٰ نے نور اسلام کے ساتھ اُسے زندگی عطا فرمائی اور کافر کی مثال اندھیروں میں غوطہ زنی کرنے والے شخص کی طرح بیان فرمائی ہے کہ جو حیرانی کے عالم میں ہمیشہ تاریکی میں رہتا ہے اور اس کے لیے خلاصی کی تمام اُمیدیں بھی دم توڑ جاتی ہیں۔

التوضیح

﴿اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِي الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا﴾ اللہ تعالیٰ نے مومن اور کافر کے حالات بیان کرتے ہوئے کفر اور ایمان کا تقابل کیا ہے۔ سب سے پہلے مومن کے حالات بیان کرتے ہوئے فرمایا یہ شخص نور ایمان سے پہلے کفر اور ہلاکت کی تاریکیوں میں تھا، پھر اللہ تعالیٰ نے اس پر انعام کرتے ہوئے اس کو دین اسلام کی دولت سے نوازتے ہوئے کفر و شرک کی تاریکیوں سے نکال کر نور ایمان کو اس کے دل میں راسخ کر دیا، پھر وہ اپنی بصیرت تامہ کے ساتھ دین اسلام پر عمل پیرا ہوتا رہا۔ بعد ازاں کافر کا حال بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ گمراہی کی تاریکیوں

میں زندگی بسر کرتے ہوئے ان سے نجات پانے کا کوئی راستہ نہیں پاتا حتیٰ کہ اس کا دل اسلام کے لیے تنگ ہو کر اس کو مختلف اقسام کے عذاب کا مستحق بنا دیتا ہے۔

جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ ٥ وَلَا الظُّلُمَاتُ وَلَا النُّورُ ٥ وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُورُ ٥ وَمَا يَسْتَوِي الْأَحْيَاءُ وَلَا الْأَمْوَاتُ إِنَّ اللَّهَ يُسْمِعُ مَنْ يَشَاءُ وَمَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنْ فِي الْقُبُورِ﴾ ''اور اندھا اور دیکھنے والا برابر نہیں اور نہ اندھیرے اور نہ روشنی اور نہ سایہ اور نہ دھوپ اور نہ زندے برابر ہیں اور نہ مردے، بیشک اللہ تعالیٰ سنا دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور آپ ہرگز سنانے والے نہیں جو قبروں میں ہیں بلکہ آپ تو صرف ایک ڈرانے والے ہیں۔''

[الفاطر: 19 تا 22]

اگرچہ ایمان اور نورِ ہدایت اور کفر و ضلالت کی تاریکیوں میں غوطہ زنی کرنا یہ انسان کی اختیاری چیز ہے لیکن جو نورِ ہدایت کے حصول کی کوشش کرے تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے اس کے لیے آسانیاں پیدا کر دیتے ہیں۔ اسی طرح حصولِ ہدایت کے لیے کوشش نہ کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے قبولِ ہدایت پر توفیق نہیں ملتی بلکہ وہ کفر و شرک کی گمراہیوں میں ڈوبتے چلے جاتے ہیں کیونکہ کفر اور ضلالت کو ان کے لیے مزین کیا گیا ہے۔

جیسا کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے: ﴿كَذَٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكَافِرِينَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ٥﴾ ''اللہ تعالیٰ کفار کے لیے ان کے کفر اور شرک کے اعمال کو مزین کر دیتے ہیں۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ((إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ خَلْقَهُ فِي ظُلْمَةٍ ثُمَّ أَلْقَى عَلَيْهِمْ مِنْ نُورِهِ يَوْمَئِذٍ فَمَنْ أَصَابَهُ مِنْ نُورِهِ يَوْمَئِذٍ اهْتَدَى وَمَنْ أَخْطَأَهُ ضَلَّ)) ''بیشک اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو اندھیرے میں پیدا فرمایا پھر ان پر اس دن اپنے نور کو ڈالا جس پر اس دن نورِ الٰہی (کا اثر) پہنچا وہ ہدایت یافتہ ہو گیا اور جو اس سے محروم ہوا وہ گمراہ ہو گیا۔'' [الموسوعة الحديثية مسند امام احمد بن حنبل ج 11 ص 220 رقم الحديث 6644]

﴿وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَا فِي كُلِّ قَرْيَةٍ أَكَابِرَ مُجْرِمِيهَا لِيَمْكُرُوا فِيهَا وَمَا يَمْكُرُونَ إِلَّا بِأَنْفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ٥﴾ اللہ تعالیٰ نے جس طرح کفارِ مکہ کے لیے ان کے اعمال مزین کئے اسی طرح اس نے ہر بستی میں مجرم لوگوں کے لیے قائد اور رؤسا مقرر کئے جن کا جرم بہت بڑا اور سرکشی بہت سخت تھی۔ وہ لوگوں کو کفر کی طرف بلاتے اور سیدھے راستہ سے ہٹاتے اور مختلف حیلوں بہانوں اور سازشوں سے روکتے اور سبیل شیطانی کی دعوت دیتے ہوئے انبیاء علیہم السلام اور ان کے متبعین سے قولی اور فعلی جنگ کرتے اور وہ مختلف تدبیریں کرتے۔ لیکن ان کی تمام تدبیریں ان کے خلاف جاتی تھیں اور اللہ تعالیٰ تدبیر کرتے ہوئے ان مجرموں کے مقابلہ میں اپنے ایسے بندوں کو کھڑا کرتے کہ جو ان کے نظریات کا جواب دیتے اور اللہ تعالیٰ ان کو اپنی مدد سے نوازتے اور ان کی رائے کو درست کرتے ہوئے انہیں ثابت قدمی بھی عطا فرماتے ہیں۔

﴿وَإِذَا جَاءَتْهُمْ آيَةٌ قَالُوا لَنْ نُؤْمِنَ حَتَّىٰ نُؤْتَىٰ مِثْلَ مَا أُوتِيَ رُسُلُ اللَّهِ﴾ لیکن بڑے بڑے مجرم صرف حسد اور بغض کی بنا پر باطل پر قائم اور حق کو ٹھکراتے ہوئے اللہ کی نافرمانی میں زیادہ ہو جاتے اور جب ان کے پاس کوئی آیت آتی تو وہ کہتے جس طرح رسالت انبیاء کو ملی ہے جب تک ہمیں نہ ملے ہم ایمان نہیں لائیں گے اور یہ ان کی طرف سے ذاتِ باری تعالیٰ پر اعتراض ان کی خود پسندی اور حق کے مقابلہ میں تکبر کا اظہار تھا۔

اسی لیے اللہ تعالیٰ نے ان کے اعتراض کو رد کرتے ہوئے فرمایا یہ لوگ ہر قسم کی بھلائی سے محروم اور اسے قبول کرنے کی کسی قسم کی صلاحیت بھی نہیں رکھتے اور ان میں ایسا کوئی وصف نہیں جو ان کو اللہ کے نیک بندوں میں شمار کرنے کا موجب بنے۔

اسی لیے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿اللَّهُ أَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ﴾ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ اس کی رسالت کے اہل کون ہیں اور

کون نہیں؟ تو ان اہل لوگوں کو ہی اللہ تعالیٰ منصب رسالت سے نوازتے ہیں جیسا کہ اہل مکہ نے یہ بات کہی تھی ﴿وَقَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ هَٰذَا الْقُرْآنُ عَلَىٰ رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيمٍ﴾ یہ قرآن دونوں بستیوں (مکہ اور طائف) کے رہنے والے کسی بڑے (مالدار) پر کیوں نازل نہیں ہوا۔

فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿أَهُمْ يَقْسِمُونَ رَحْمَتَ رَبِّكَ﴾ کیا وہ اللہ کی رحمت کو بانٹتے ہیں۔ [الزخرف: 32,33] رسالت کا عطا ہونا اللہ تعالیٰ کا کمال حکمت اور کمال رحمت ہے تو اللہ تعالیٰ ایسے بدخصلت لوگوں کو کمال رحمت سے نہیں نوازتے۔

خاندان اور نسب رسول کی بلندی کا اعتراف

اپنی تمام تر مخالفت کے باوجود کفار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فضل وشرف، بے داغ کردار، علو نسب اور آپ کے گھرانے کی پاکیزگی اور تربیت ونشأت کی عمدگی کے بھی معترف تھے۔ نزول وحی سے قبل یہی کفار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو امین کے نام سے موسوم کرتے تھے۔

ہرقل کے دربار میں ابوسفیان نے بھی اس کا اقرار کرتے ہوئے کہا تھا کہ ان کا نسب ہم میں بہت بلند ہے، ہرقل نے مزید پوچھا کہ نبوت کا دعویٰ کرنے سے پہلے بھی تم نے اس پر جھوٹ کا الزام لگایا۔ ابوسفیان نے نفی میں جواب دیا تو شاہ روم نے آپ کی عظمت اور علو نسب کا اندازہ لگایا تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ اصْطَفَى مِنْ وَلَدِ إِبْرَاهِيمَ إِسْمَاعِيلَ وَاصْطَفَى مِنْ بَنِي إِسْمَاعِيلَ كِنَانَةَ وَاصْطَفَى مِنْ بَنِي كِنَانَةَ قُرَيْشًا وَاصْطَفَى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِي هَاشِمٍ وَاصْطَفَانِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ)) ”بیشک اللہ تعالیٰ نے اولاد ابراہیم سے اسماعیل علیہ السلام کو منتخب فرمایا اور اولاد اسماعیل سے بنو کنانہ کا انتخاب کیا اور بنو کنانہ سے قریش کو چنا اور قریش سے بنو ہاشم کو چنا اور بنو ہاشم میں سے مجھے منتخب فرمایا۔“ [مسلم کتاب الفضائل فضل نسب النبیؐ ج8 جزء 15 ص31 رقم الحدیث: 2276 الموسوعة الحديثية مسند امام احمد بن حنبل ج28 ص193 رقم الحدیث 16986]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”مجھے ایک ایک صدی کرکے بنی آدم کی بہترین صدیوں میں سے مبعوث کیا گیا حتیٰ کہ میری بعثت اس صدی میں ہوئی جس میں، میں ہوں۔“ [بخاری بشرح الکرمانی کتاب المناقب باب صفة النبیؐ ج14 ص104 رقم الحدیث: 3557]

﴿سَيُصِيبُ الَّذِينَ أَجْرَمُوا صَغَارٌ عِندَ اللَّهِ وَعَذَابٌ شَدِيدٌ بِمَا كَانُوا يَمْكُرُونَ ۝﴾ کفار مکہ کے لیے بہت بڑی سرزنش بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا جن لوگوں نے محض حسد، ضد اور تکبر کی بنا پر رسولوں کی اتباع نہ کی بلکہ ان کے پیش کردہ دلائل یعنی دین وشریعت کے سامنے سرتسلیم خم کرنے کی بجائے انبیاء علیہم السلام کی مخالفت پر کمربستہ ہوگئے ان لوگوں کے لیے اس جرم کی پاداش میں دائمی ذلت اور رسوائی ان کا مقدر بنادی گئی اور یہ سب ان کے تکبر اور مکروفریب کا نتیجہ تھا

اخذ شدہ مسائل

(۱) ایمان کو اللہ تعالیٰ نے موت سے حیات قرار دیا ہے، اسی لیے کافر تاریکیوں میں ٹھوکریں کھاتا ہوا مختلف قسم کے عذاب کا شکار ہوجاتا ہے

(۲) مجرموں کے لیے اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال کو مزین کردیا ہے، جس کی وجہ سے وہ گمراہی پر فخر اور تکبر کرتے ہیں۔

(۳) ہر بستی میں اللہ تعالیٰ نے مجرموں کے سردار بنائے ہیں جو مختلف سازشوں اور تدبیروں کے تحت اہل ایمان کو دین حق سے روکنے کی کوشش کرتے ہیں مگر حقیقت میں یہ سازشیں اور تدابیر ان کی اپنی جانوں ہی کے خلاف ہیں اور وہ اس حقیقت سے ناآشنا ہیں۔

(۴) جب اللہ تعالیٰ کفار کے پاس اپنے انبیاء ورسل کے ذریعہ سے ہمارا کوئی معجزہ بھیجے تو کفار کہتے یہ بھلائی (نبوت ورسالت) ہمیں کیوں نہ ملی؟

(۵) مجرموں (اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ذات وصفات میں غیر اللہ کو شریک کرنیوالوں) کے لیے روز قیامت ذلت ورسوائی کا عذاب ہوگا۔

☆.....☆.....☆

آہ! سیدی ومرشدی وشیخی ومربی رحمہ الرحمٰن ربی

مولانا محمد شفیع انور۔۔۔۔۔مدرس جامعہ اہلحدیث لاہور

12 ربیع الاول بروز منگل بوقت صبح 5 بجے موبائل کی گھنٹی بجی جب کال ریسیو کی تو خبر دینے والے نے الشیخ الاستاذی المکرم حضرت مولانا محمد یوسف رحمہ اللہ کی موت کی خبر دی۔ خبر سنتے ہی زباں پہ اناللہ وانا الیہ راجعون جاری ہوگیا اور ایسے محسوس ہونے لگا جیسے زمین نے غول کی صورت اختیار کرلی ہے اور وہ آنکھوں کے سامنے مختلف شکلیں پیش کررہی تھی اور ایک شعر جو مرثیہ نگار نے اپنے بھائی کی موت پر کہا تھا یاد آیا

ولما نعی الناعی بریداً تغولت
بی الارض فرط الحزن وانقطع الظھر

"جب برید کی موت کی خبر دینے والے نے خبر دی تو زمین گرگٹ کی طرح شکلیں بدلنے لگی" اور دل یہ صدا لگا رہا تھا

فلو جعلت نفس لنفس وقایة
لجدت بنفسی ان تکون فداکما

"اگر ایک جان دے کر دوسری جان کو بچالیا جاتا تو میں اپنی جان تم پر قربان کردیتا"

الشیخ محمد یوسفؒ میرے روحانی باپ اور مربی اور ناصح ہی نہ تھے بلکہ میرے رازدان بھی تھے۔ ان کی موت ایک عام آدمی کی موت نہ تھی بلکہ موت العالم موت العالم کے مصداق تھی۔

فما کان قیس ھلکه ھلك واحد
ولکنه بنیان قوم تھدما

بکثرت علماء کی اموات ہوئیں، ان کی اموات کے صدمات بھی دلخراش اور ناقابل برداشت اور رلا دینے والے تھے لیکن شیخ محترم کی موت نے تو اوسان کھو دیے۔ جیسے کہنے والے نے کہا ہے

قد کان قبلك اقوام فجعت بھم
خلی لنا فقدھم سمعا وابصارا
انت الذی لم تدع سمعا ولا بصرا
الا شفا وامر العیش امرارا

"اے متوفی تجھ سے پہلے بھی لوگ تھے جن کے ذریعے مجھے تکلیف پہنچائی گئی، ان کے مرنے نے ہمارے کانوں اور آنکھوں کو باقی چھوڑ دیا۔ اے متوفی تو ایسا ہے جس نے ہمارے کان اور آنکھیں نہیں چھوڑیں مگر بہت کم، تیرے فوت ہونے کے سبب ہماری زندگی بہت تلخ حالات میں گزر رہی ہے"

میرے تو وہ ملجا اور ماوی تھے، ہر آڑے وقت میں ان کے پاس آتا اور انہیں اپنی داستاں سناتا تو ان سے اپنی دلی امراض کی دواء اور شفا پاتا، اب اس کے سوا چارہ نہیں کہ میں اس کہنے والے کی طرح کہوں

یا عین بکی عند کل صباح
جودی باربعة علی الجراح
قد کنت لی جبلا الوذبه
فترکتنی اضحی باجرد ضاح

"اے آنکھ ہر صبح تو جراح پر اپنی چاروں جوانب سے یعنی خوب آنسو بہا تو تو میرے لیے پہاڑ تھا جس کے سایہ عاطفت میں سایہ حاصل کرتا تھا اور اب تو نے مجھے بے سایہ مکان میں چھوڑ دیا ہے یعنی تو نے میں مجھے حوادثات زمانہ کے لیے بے سہارا چھوڑ دیا ہے۔" اب جب بھی جامعہ کمالیہ میں قدم رنجاں ہوں گا اور انہیں ان کی مسند پر نہ پاؤں گا تو زباں سے یہ گویا ہوں گا۔

الی اللہ اشکو لا الی الناس اننی
اری الارض تبقی والاخلاء تذھب

اخلاء، لو غیر الحمام اصابکم
عتبت ولکن ما علی الموت معتب

''میں اللہ کی طرف شکایت کنندہ ہوں لوگوں کی طرف نہیں، میں زمین کو باقی اور دوستوں کو جاتے دیکھتا ہوں، اے میرے دوستو! اگر موت کے علاوہ تمہیں کوئی چیز پہنچتی تو میں عتاب کرتا لیکن موت پر عتاب نہیں''

وہ جامع الصفات جمیلہ اور خصائل حمیدہ تھے۔ وہ بیک وقت محدث، مفکر، محقق، مدبر، مربی، مخلص، معلم، تلاء للقرآن، شب بیدار، فیاض، مہمان نواز، مشفق ومہربان، نمونہ سلف، متقی وپرہیزگار، امر بالمعروف ناھی عن المنکر کے داعی، ناصح، ذاکر، طلباء اور علماء سے انتہائی محبت کرنے والے، داعی الی الحق، حقوق العباد میں انتہائی محتاط اور حقوق اللہ میں چوکس وچوبند، مسلک میں متشدد ولا یخاف فی اللہ لومۃ لائم تھے۔

فما راقنی من لاقنی بعد بعدہ
ولا شاقنی من ساقنی لو صالہ
ولا لاح لی مذ ند ند لفضلہ
ولا ذو خلال حاز مثل خلالہ

''اس کے چلے جانے کے بعد کوئی ملنے والا مجھے خوش نہ کرسکا اور نہ کوئی ایسا شخص جو مجھے اپنی صحبت میں رکھے مشتاق بنا سکا، جب سے وہ گیا اس وقت سے کوئی اس کی نظیر یا اس جیسا دوست مجھے نصیب نہ ہوا جس نے اس جیسی خصائل جمع کی ہوں۔'' میں ان کے پاس جاکر اپنے ہموم وغموم کا مداوا کرتا، ان کے قرب کو قرابت اور ان کے دیدار کو سیرابی اور ان کی زندگی کو عام بارش خیال کرتا۔

فکنت اجلو بہ صمونی واجتلی
زمانی طلق الوجہ ملتمع الضیاء
اری قربہٗ قربنی ومغناہ غنیۃ
ورؤیتہ ریا ومحیاہ لی حیا

''میں ان کے ساتھ اپنے غموں کو دور کرتا تھا اور اپنے زمانہ کو خندہ اور روشن پاتا، میں ان کے پاس رہنے کو قرابت اور ان کے گھر کو بے پرواہ کرنے والا، ان کے دیدار کو سیرابی اور ان کی زندگی کو اپنے لیے عام بارش خیال کرتا تھا۔''

بندۂ ناچیز راقم الحروف جب لاہور سے گاڑی پر سوار ہوا تو دل میں یہ تمنا اور زبان پہ دعا تھی کہ الٰہی مجھے ان کے منور چہرہ کو جی بھر کر دیکھنے کی سعادت نصیب فرمانا تو اللہ تعالیٰ نے میری دعا قبول فرمائی۔ جب میں جامعہ کمالیہ میں قدم رنجاں ہوا تو نماز ظہر ہورہی تھی مگر جگہ نہ مل سکی۔ ایک طالب علم ملا اور کہنے لگا کہ مولانا صاحب نماز پڑھنی ہے تو آؤ میرے ساتھ چلو میں جگہ بتلاتا ہوں۔ میں اس کے ساتھ ہولیا وہ مجھے اس طرف لے گیا جہاں شیخ صاحب مرحوم کا جسد مبارک اکیلا پڑا تھا۔

اُدھر نماز کا سلام پھر رہا تھا ادھر میں جی بھر کر چہرے کا دیدار کر رہا تھا اور پیشانی پر بوسہ دیتے ہوئے واپس ہوا اور کہا:

وان شفائی لعبرۃ مھراقۃ
فھل عند رسم دارس من معول

قریب کے کمرہ میں چند ساتھیوں کے ہمراہ نماز باجماعت ادا کی، واپس لوٹے تو میت کو جنازگاہ کی طرف لے جارہے تھے۔ سعی بسیار کے باوجود کندھا دینے کا موقع میسر نہ ہوسکا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بھائی پروفیسر ڈاکٹر حافظ عبدالرحمٰن صاحب کے پیچھے نماز جنازہ ادا کی مگر چارپائی تک پہنچنے کی رسائی نہ ہوسکی جب بعض ساتھیوں نے میت اوپر اُٹھائی تو دوبارہ چہرہ پر نظر پڑی تو اللہ کا شکر کیا اور پُرنم آنکھوں سے واپس لوٹے اور گاڑی میں ساتھیوں کے ہمراہ جامعہ اہلحدیث لاہور آگیا۔ ☆......☆......☆

فری میڈیکل کیمپ کا قیام

جماعت اہلحدیث صوبہ خیبر پختونخواہ کے زیر اہتمام شعبہ خواتین کی طرف سے فری میڈیکل کیمپ قائم کیا گیا ہے۔ جس میں زنانہ امراض کا مکمل تشخیص کے ساتھ علاج کیا جاتا ہے اور لیبارٹری کے تمام ٹیسٹ بھی فری کیے جاتے ہیں۔

[منجانب: مولانا محمد ادریس خلیل صاحب ناظم اعلیٰ جماعت اہلحدیث KPK]

سود کیا ھے؟

چوہدری محمد ندیم انصاری.....ملتان

آج کا دور انتہائی پُرفتن ہے۔ یقیناً یہ وہی دور ہے جس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ''لوگوں پر ایسا زمانہ ضرور آئے گا جس میں کوئی ایسا شخص باقی نہ رہے جس نے سود نہ کھایا ہو اور اگر کسی نے نہ کھایا ہوگا تو اُس کا غبار اس تک ضرور پہنچا ہوگا۔ [سنن ابی داوٗد: 3331] اللہ ہم سب کو سودی معاملات اور ان کی گرد و غبار سے محفوظ رکھے۔ آمین

واضح رہے آج کل دنیا میں سود کی دو صورتیں متعارف ہیں۔

(۱) مہاجنی سود: کسی وقتی اور شخصی ضرورت کے تحت لیے گئے قرض پر جو سود لیا جائے اُسے مہاجنی سود کہتے ہیں۔ (۲) تجارتی سود: جو کسی نفع آور کام کے واسطے لیے ہوئے قرض پر لیا جائے۔ قرآن و حدیث کی نصوص اور اجماع اُمت سود کی ہر قسم اور ہر شعبے کو سخت ترین حرام قرار دیتے ہیں اس سلسلے میں سب سے پہلی بات یہ ہے کہ سود کی تعریف معلوم کی جائے کہ سود کسے کہتے ہیں؟

ربا کے لغوی اور اصطلاحی معنی

ابن عربی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ((الربا فی اللغة الزیادة والمراد فی الآیة کل زیادة لا یقابلها عوض)) ''ربا لغت میں زیادتی اور بڑھوتری کو کہتے ہیں'' اور (اصطلاح شریعت میں) ایسی زیادتی کو ''ربا'' کہتے ہیں جو بغیر کسی مالی معاوضہ کے حاصل کی جائے، اس میں وہ زیادتی بھی داخل ہے جو روپیہ کو اُدھار دینے پر حاصل ہوتی ہے کیونکہ مال کے معاوضے میں تو راس المال پورا مل جاتا ہے جو زیادتی بنام سود یا انٹرسٹ لی جاتی ہے، وہ بے معاوضہ ہے اور بیع و شراء کی وہ صورتیں بھی اس میں داخل ہیں جن میں کوئی زیادتی بلاوضہ حاصل کی جائے۔ سود کی اقسام پر تفصیلی روشنی ڈالنے سے قبل ہم سود کی حرمت پر قرآن و سنت سے دلائل پیش کرتے ہیں۔

(۱) ﴿اَلَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا یَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ یَتَخَبَّطُهُ الشَّیْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَیْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ وَاَمْرُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ﴾ ''جو لوگ سود کھاتے ہیں اُن کا حال اس شخص کا سا ہوتا ہے جسے شیطان نے چھو کر باؤلا کر دیا ہو، یہ اس لیے کہا کرتے تھے کہ تجارت بھی سود ہی کی طرح ہے حالانکہ اللہ نے تجارت کو حلال کیا اور سود کو حرام جو شخص اپنے پاس آئی ہوئی اللہ تعالیٰ کی نصیحت سن کر رُک گیا، اس کے لیے وہ ہے جو گزرا اور اس کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے اور جو اس حکم کے بعد پھر ایسی حرکت کا اعادہ کرے وہ جہنمی ہے جہاں وہ ہمیشہ رہے گا۔''

[البقرہ:2-275]

(۲) ﴿یَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَیُرْبِی الصَّدَقٰتِ وَاللّٰهُ لَا یُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِیْمٍ﴾ ''اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا ہے اور صدقے کو بڑھاتا ہے اور اللہ کسی ناشکرے اور گناہ گار کو دوست نہیں رکھتا۔'' [البقرہ:2-276]

(۳) ﴿یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰوٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ﴾ ''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور جو کچھ سود کا بقایا ہے اس کو چھوڑ دو اگر تم ایمان والے ہو، پھر اگر تم اس پر عمل نہ کرو تو اعلان جنگ سن لو اللہ اور اس کے رسول کا اور اگر توبہ کرلو تو تمہارے اموال مل جائیں گے، نہ تم کسی پر ظلم کرنے پاؤ گے اور نہ کوئی دوسرا تم پر ظلم کرنے پائے گا۔'' [البقرہ:2:278-279]

(۴) ﴿یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوٓا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً وَّاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ ''اے ایمان والو! بڑھا چڑھا کر سود نہ کھاؤ اور اللہ سے ڈرو تاکہ تمہیں نجات ملے۔'' [آل عمران:3-130]

(۵) ﴿وما اتیتم من ربا لیربوا فی اموال الناس فلا یربوا عند الله وما اتیتم من زکوة تریدون وجه الله فاولئک هم المضعفون﴾ ''تم جو سود پر دیتے ہو کہ لوگوں کے مال میں بڑھتا رہے وہ اللہ کے ہاں نہیں بڑھتا اور جو کچھ صدقہ، زکوٰۃ تم اللہ کے چہرے کی طلب (خوشنودی) کے لیے دو تو ایسے لوگ ہی اپنا مال بڑھانے والے ہیں۔''

[الروم:30-39]

سود سے متعلق احادیث مبارکہ

(۱) سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: ((لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اٰکِلَ الرِّبَا وَمُوْکِلَہٗ وَکَاتِبَہٗ وَشَاھِدَیْہِ وَقَالَ ھُمْ سَوَآءٌ)) ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے، سود دینے والے، سودی تحریر لکھنے یا حساب کرنے اور سودی شہادت دینے والوں پر لعنت فرمائی اور فرمایا: وہ سب گناہ میں برابر کے شریک ہیں۔'' [صحیح مسلم:1598]

(۲) سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا: ((مَا مِنْ قَوْمٍ یَظْھَرُ فِیْھِمُ الرِّبَا اِلَّا اُخِذُوْا بِالسَّنَۃِ وَمَا مِنْ قَوْمٍ یَظْھَرُ فِیْھِمُ الرُّشَا اِلَّا اُخِذُوْا بِالرُّعْبِ)) ''جس قوم میں سود پھیل جائے وہ یقیناً قحط سالی میں مبتلا ہو جاتی ہے اور جس قوم میں رشوت پھیل جائے وہ مرعوبیت میں گرفتار ہو جاتی ہے'' [مسند احمد 205/4]

(۳) سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَۃِ یَظْھَرُ الرِّبَا وَالزِّنَا وَالْخَمْرُ)) ''قیامت کے قریب سود، زنا اور شراب کی کثرت ہو جائے گی۔''

[طبرانی:349/7]

(۴) سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: معراج کی رات جب ساتویں آسمان پر پہنچ کر میں نے اوپر نظر اٹھائی تو میں نے چمک، کڑک اور گرج دیکھی، پھر فرمایا: میرا گزر ایک ایسی قوم پر ہوا جن کے پیٹ مکانوں کی طرح (بڑے بڑے) تھے اُن میں سانپ بھرے ہوئے تھے جو باہر سے نظر آ رہے تھے تو میں نے جبرائیل علیہ السلام سے دریافت کیا: یہ کون لوگ ہیں؟ تو جبرائیل علیہ السلام نے جواب دیا کہ یہ سود خور ہیں۔ [مسند احمد 363/2]

(۵) سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سات ایسی چیزوں سے بچو جو ہلاک کرنے والی ہیں تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم وہ سات چیزیں کونسی ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا، جادو کرنا، ایسی جان کو ناحق مار ڈالنا جس کا مارنا اللہ نے حرام کر رکھا ہے سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، جنگ کے روز پیٹھ دکھا کر بھاگنا اور بھولی بھالی پاک دامن مسلمان عورتوں پر تہمت لگانا۔ [صحیح البخاری:2766]

(۶) سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سود کے وبال تہتر قسم کے ہیں اور سب سے ادنیٰ قسم ایسی ہے جیسے کوئی اپنی ماں سے بدکاری کرے۔

(۷) سیدنا سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے آج رات خواب میں دیکھا کہ دو آدمی میرے پاس آئے اور مجھے لے کر مقدس سرزمین کی طرف چلے۔ یہاں تک کہ ہم خون کی ایک نہر پر پہنچے جس کے درمیان ایک شخص غوطے کھا رہا تھا اور نہر کے کنارے پر ایک اور شخص بھی کھڑا ہے جس کے سامنے پتھر پڑے ہیں۔ نہر کے اندر والا شخص غوطے کھاتا ہوا جب نہر کے کنارے تک پہنچتا ہے تو کنارے والا شخص اُس کے منہ پر ایک پتھر اس زور سے مارتا ہے کہ وہ پھر دور جا گرتا ہے، پھر جب نکلنا چاہتا ہے اسی طرح اس کے منہ پر پتھر مار کر اس کو اپنی جگہ لوٹا دیتا ہے، میں نے پوچھا وہ کون شخص تھا جس کو میں نے نہر میں دیکھا ہے؟ بتلایا گیا کہ وہ سود خور انسان تھا۔

[صحیح البخاری:2085]

سود انتہائی خطرناک جرم ہے اس سے بچنا ہر مسلمان کے لیے نہایت ضروری ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم اپنی اولاد کا پیٹ پالتے ہوئے اپنے پیٹ کو سانپوں سے بھر لیں اور دوسروں کی دنیا کی خاطر اپنی آخرت تباہ کر لیں

آئیے! اپنے کاروبار کا جائزہ لیں، کہیں اس میں سود کی آمیزش تو نہیں؟ اگر خدانخواستہ اس میں سود کی آمیزش ہے تو آج ہی اللہ تعالیٰ سے معافی مانگیں اور جتنی جلدی ممکن ہو اس کا متبادل حلال، شکوک وشبہات سے پاک اور صاف وستھرا کاروبار کیا جائے۔

یاد رکھیے! حلال کاروبار کرنا ہمارا کام ہے، اس میں برکت، نفع ڈالنا اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ ہر آدمی کو اُس کا نصیب ضرور ملتا ہے، اب انسان کی اپنی مرضی ہے کہ وہ اپنے نصیب کو حلال ذرائع سے حاصل کرتا ہے یا حرام ذرائع سے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو رزق حلال عطا فرمائے اور حرام سے محفوظ فرمائے اور دنیا و آخرت بھلائیاں اور کامیابیاں ہمارا مقدر بنائے۔

(آمین)

مظلوم زبان

محمد عابد رحمت

جب بھی کسی قوم کو طاقت سے مسخر کرنا ممکن نہ رہے تو اس وقت دو ہی چالیس چلی جاتی ہیں۔ ایک یہ کہ ان کے اندر پھوٹ ڈال کر ان کو آپس میں لڑا بھڑا کر دلوں میں محبت کی بجائے نفرتوں کی پیوندکاری کر کے ایک دوسرے میں میلوں مسافت کی دوری کی خلیج ڈال کر مسخر کیا جائے۔ دوسری یہ کہ ان کی تہذیب وتمدن، ان کے رہن وسہن، ان کے عبادات واطوار اور اُن کی زبان کو مٹانے کی کوشش کرتے ہوئے اپنی تہذیب وثقافت اور زبان کو ان میں پروان چڑھایا جاتا ہے اور ان کے دلوں میں اسی بات کو ثبت کر دیا جاتا ہے کہ وہ دشمن کو اپنا دشمن نہیں بلکہ اپنا دوست اور ہم نوا خیال کرتے ہوئے خود ہی اپنے آپ کو دشمن کی غلامی کے لیے پیش کر دیں۔

جب اُندلس پر عیسائیوں نے قبضہ کیا تو اس وقت مسلمانوں میں عربی زبان رائج تھی، جو تمام مسلمانوں میں بولی، لکھی اور پڑھی جاتی تھی لیکن عیسائیوں کے حملہ آور ہونے کے بعد عیسائیوں نے تمام کی تمام عربی کتب کو لوگوں کے گھروں، لائبریریوں سے نکال کر چوراہے میں ڈھیر کر کے نذرآتش کر دیا اور اپنی تہذیب وثقافت اور زبان کو اپنانے پر مسلمانوں کو زبردستی مجبور کیا اور یہ پابندی عائد کی کہ جو بھی مسلمان عربی زبان بولتے ہوئے پکڑا گیا یا اُس کے بارے میں بتایا گیا تو اسے دردناک سزا سے دوچار کیا جائے گا جس کی وجہ سے مسلمان گھروں میں چھپ چھپ کر عربی زبان بولتے تھے۔

یہ سب گھناؤنا فعل کرنے کا سبب صرف اور صرف یہ تھا کہ انسان جب تک اپنی تہذیب وثقافت، رہن وسہن اور اپنی زبان پر قائم رہتا ہے تو انسان کسی نہ کسی طریقے سے دشمن پر غلبہ پا ہی لیتا ہے لیکن جب انسان اپنے ان قیمتی ورثوں سے دستبردار ہو جائے تو پھر دنیا کی کوئی بھی طاقت اسے غالب نہیں کر سکتی بلکہ وہ مغلوب ومفلوج ہو کر رہ جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ہم کو اس نکتے کے متعلق آگاہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے: ﴿انا انزلنه قرآنا عربیا لعلكم تعقلون﴾ ''ہم نے قرآن مجید کو عربی زبان میں اس لیے نازل فرمایا تاکہ تم سمجھ سکو'' تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ جب اہل عرب نے اپنی ثقافت وتہذیب اور زبان کو سمجھا تو وہ جہاں بھی گئے ہمیشہ فاتح ہی کہلائے نہ کہ مفتوح۔

قرآن کو عربی زبان میں اسی لیے نازل کیا گیا تاکہ وہ تا قیامت غالب رہے اور جب عرب کی فتوحات کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ چل نکلا تو نہ صرف عرب کے قبائل فتح ہوئے بلکہ عجمی بھی ان فتوحات کے نہ تھمنے والے طوفان کے دھارے میں بہہ گئے۔ جب اہل عجم اسلام میں داخل ہوئے تو عربی زبان کا اثر وسیع ہونے لگا، عجمی لوگ عربی زبان کے بولنے میں طرح طرح کی غلطیاں کرنے لگے، زبان کے خراب اور مسخ ہونے کا اندیشہ ہونے لگا تو قرآن مجید کے الفاظ کی صحت قائم ودائم رکھنے کے لیے سب سے پہلے زبان کی نحو یعنی گرامر کی طرف توجہ دینا پڑی۔

سب سے پہلا شخص ابوالاسود الدؤلی تھا جسے ایک قاری کو قرآن کی آیت غلط پڑھتے ہوئے سن کر یہ خیال پیدا ہوا کہ اگر خدانخواستہ یہی حالت رہی تو اندیشہ ہے کہ قرآن پاک کے معانی کچھ کے کچھ ہو جائیں گے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابوالاسود کے اس خیال اور اندیشے کو بھانپتے ہوئے گرامر کا پہلا قاعدہ یہ بتایا کہ سارا کلام اس سے خالی نہیں یا تو وہ اسم ہوگا یا فعل ہوگا یا پھر وہ حرف ہوگا۔ پھر اس کے بعد قواعد وضوابط لکھے گئے تاکہ قرآن مجید اور مسلمان غالب رہیں۔

یہی ایک خطرہ آج پاکستان کے مسلمانوں کے سر پر منڈلا رہا ہے کہ آج ہم اپنی مظلوم زبان اُردو سے دن بدن کنارہ کشی اختیار کرتے چلے جا رہے ہیں، جسے اس پاکستان کی قومی زبان ہونے کا اعزاز وشرف حاصل ہے۔ افسوس ہمارے حکمرانوں نے پاکستان کے سکولوں سے اُردو زبان

کو نکال کر باہر کرنے کی حتی المقدور سعی کر ڈالی ہے اور وہ اس میں کسی حد تک کامیاب بھی رہے ہیں۔ اب سکولز چاہے وہ نجی ہوں یا گورنمنٹ، شہر میں ہوں یا گاؤں میں، چھوٹے ہوں یا بڑے، پرائمری ہوں یا مڈل یا پھر ہائی سکول ہوں۔ اُردو میڈیم کو چھوڑ کر انگلش میڈیم کا درجہ پا گئے ہیں۔ اب لوگ اُردو زبان بولنے، لکھنے، پڑھنے کو باعث عار سمجھنے لگے ہیں۔ اپنے بچوں کو انگلش میڈیم سکول میں داخل کروانا بڑے اعزاز اور فخر کی بات سمجھتے ہیں حتیٰ کہ اُردو میڈیم سکولز میں پڑھنے والے بچوں کو حقارت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ اُردو زبان شاعروں، مصنفوں اور کم پڑھے لکھے طبقہ تک محدود ہوتی جا رہی ہے۔

قارئین کرام! یہ کہاں کی عقلمندی ہے کہ غیر کی زبان کو اپنی زبان پر فوقیت دینا اور اس کو اپنا شعار، وطیرہ اور شیوا بنا لینا اور پھر اس کو بطور فیشن عوام الناس کے سامنے پیش کرتے ہوئے فخر محسوس کرنا۔

اپنے ہی من میں ڈوب کر پا جا سراغ زندگی
میرا نہیں بنتا تو نہ بن اپنا تو بن

قارئین کرام! میں ہرگز اس بات کا قائل نہیں ہوں کہ دوسری کسی بھی زبان کو نہیں سیکھنا چاہیے بلکہ جہاں تک انسان کا بس چلے اسے اس زبان میں دسترس حاصل کرنی چاہیے لیکن سیکھنے اور اپنانے میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ اس کی سادہ سی مثال یوں سمجھ لیجیے!

اگر کوئی غیر مسلم اسلام کا مطالعہ کرلے، اُس کو سیکھے مگر اس کو اپنائے نہ تو وہ مسلمان نہیں ہو جاتا یہ تو ہو سکتا ہے کہ وہ اسلام کے تمام پہلوؤں سے آگاہی حاصل کر چکا ہے مگر اسے مسلمان کہنا ہرگز درست نہیں کیونکہ وہ جب تک اِسے اپنائے گا نہیں عمل نہیں کرے گا صرف سیکھنے پر ہی اکتفا کرلے تو کیا وہ نجات پا سکتا ہے؟

جلتی پر تیل کا کام انڈیا کی نت نئی فلموں اور ڈراموں نے کر دیا ہے۔ لوگوں کی اکثریت نے اپنی عادت بنالی ہے کہ جب تک وہ فلموں اور ڈراموں کے ڈائیلاگ (مکالموں) کو اپنی زندگی کا حصہ نہ بنالیں اس وقت تک ان کی زندگی ادھورے پن کا شکار ہے اور اس کمی کو پورا کرنے کے لیے اپنی زبان کو پس پشت ڈال کر اس کی جگہ خالص ہندی کو پروان چڑھنے کا موقع دیتے ہیں۔ اسی طرح اُردو کے اصل متن اور معانی کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔

وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

جہاں عوام الناس اس خبط میں پڑے ہوئے ہیں وہاں ہمارے لیڈر اور حکمران بھی اس وائرس کا شکار ہیں۔

کس کے ہاتھ پہ میں اپنا لہو تلاش کروں
پورے شہر نے پہن رکھے ہیں دستانے

چاہیے تو یہ تھا کہ اس مظلوم زبان کی دادرسی اور اس کے حق میں وہ دانشور، صحافی اور کالم نگار اپنی زبانوں اور قلموں کو حرکت دیتے جو جہاد کو دہشت گردی کا نام دے کر اس کو اپنانے سے روکتے ہیں اور جو اسلام کو تنگی والا دین کہہ کر لوگوں کے چہرے اس سے پھیرتے ہیں۔ حجاب کو عورت کے لیے قید کہہ کر عزت کی دھجیاں اُڑاتے ہیں کہاں سو گئے وہ لوگ جو کہتے تھے کہ

خونِ جگر دے کے نکھاریں گے رُخِ برگ گلاب
ہم نے گلشن کے تحفظ کی قسم کھائی ہے

اگر آج بھی اس مظلوم کی پکار کے لیے اُٹھے ہیں تو وہ علماء ہی ہیں جنہوں نے اس اُمت کی اصلاح و بہبود کا بیڑا اُٹھایا ہے جن کو دقیانوسی خیالات کا حامی قرار دے کر پیچھے کی طرف دھکیلا جاتا ہے لیکن

اندھیرے جاتے نہیں صرف سوچ لینے سے
کیونکہ چراغ خود نہیں جلتا جلانا پڑتا ہے

خدارا پاکستانیو! اپنی اس مظلوم و بے کس زبان کو یوں پیروں تلے مت روندو اور غیروں کے ان پھینکے ہوئے کانٹوں میں پھنسنے کی کوشش مت کرو۔ ورنہ تم بھی اس مچھلی کی مانند ہو جاؤ گے جو اپنی اصلی خوراک کو چھوڑ کر کانٹے میں لگی خوراک کی طرف اپنا منہ بڑھاتی ہے اور اسے پتا اس وقت چلتا ہے جب شکاری اسے پھانس چکا ہوتا ہے۔

اے پاکستانی مسلمانوں سنبھل جاؤ ورنہ
تمہاری داستان تک نہ ہوگی داستانوں میں

☆......☆......☆

اِک بچھڑنے والا جو زندۂ جاوید رہے گا

قاری عنایت اللہ ربانی کاشمیری

اک گل کے مُرجھا جانے سے گلشن میں کیا کہرام مچا
اک چہرہ کملا جانے سے کتنے دل ناشاد ہوئے
لو وصل کی ساعت آ پہنچی پھر حکم حضوری پر ہم نے
آنکھوں کے دریچے بند کئے اور سینے کا درباز کیا

حضرت العلام مجتہد العصر مفتی دوراں حافظ عبداللہ محدث روپڑیؒ کے صاحبزادے سلطان المناظرین حافظ عبدالقادر روپڑیؒ کے عم زاد بھائی تقویٰ وپرہیز گاری، دیانت وامانت کے بحر بے کنار، توکل وایثار کا مجسمہ، خوش اخلاق وخوش گفتار، حلیم الطبع، رقیق القلب، تصویر اسلاف، حضرت العلام حافظ محمد جاوید روپڑی نوراللہ مرقدہ 23دسمبر 2013ء کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم ومغفور جاوید زندہ تھے تو حقیقی معنوں میں زندۂ جاوید تھے۔ آج اعلیٰ علیین میں روانگی کے بعد جاوید کے محاسن خوبیاں دین کے لیے ادارے کے لیے ادائیں وفائیں تادیر زندہ جاوید رہیں گی ان شاء اللہ۔ وہ جاتے جاتے ہمیں زبانِ حال سے یہ اشعار سنا کر جنت نعیم کے باسیوں کے ہم نشین ہو گئے ہیں ؎

ہمارے بعد کہاں یہ وفا کے ہنگامے
کون کہاں سے ہماری مثال لائے گا
دائم آباد رہے گی دنیا
ہم نہ ہوں گے ہم سا کوئی ہو گا

ہمارے ممدوح کے بارے میں بہت کچھ لکھا جارہا ہے اور لکھا جاتا رہے گا اس لیے کہ انہوں نے لکھنے کے لیے بہت کچھ چھوڑا ہے، انہوں نے اللہ کے فضل سے اُن کی ذات میں کتنے بزرگ ہمیں دکھائی دیتے تھے۔ وہ اپنی ذات میں ایک ذات نہیں بلکہ ایک انجمن تھے۔ جن لوگوں نے حافظ عبدالقادر روپڑیؒ کی وفات حسرت آیات کے بعد کے حالات کو دیکھا ہے وہ میری تائید کریں گے کہ جب برادران گرامی قدر حضرات حافظین میری مراد شیخ الحدیث حافظ عبدالغفار روپڑی اور مفسر قرآن حافظ عبدالوہاب روپڑی تشریف لائے اور ادارے کی باگ ڈور سنبھالی تو اس وقت کتنے کٹھن اور مشکل ترین حالات تھے۔

جہاں حضرات حافظین نے کمال درجہ کے صبر وتحمل، بردباری کا مظاہرہ کیا وہاں حافظ محمد جاوید روپڑیؒ کی ہر موڑ پر قدم قدم پر مشاورت اور رہنمائی ودعائیں ساتھ ساتھ رہیں اور بہتر انداز میں ان کا ساتھ دیا۔ انہوں نے ادارے جامعہ اہلحدیث اور جماعت اہلحدیث پاکستان کی کامیابی و کامرانی میں کلیدی کردار ادا کیا ہے بلکہ اگر میں یہ لکھوں کہ ان حافظین کو لانے والے ہی حافظ محمد جاوید روپڑیؒ تھے تو بے جانہ ہوگا کہ جو آج ان کی وفات کے بعد اس گلشن قرآن وسنت کی آبیاری کئے ہوئے ہیں اور پروان چڑھا رہے ہیں۔ اسی لیے تو آج ایک لکھنے والا یہ لکھنے پر مجبور ہے کہ

اک عالی دماغ تھا وہ بھی نہ رہا
جماعت میں اک چراغ تھا وہ بھی نہ رہا
ہم کو تقدیر الٰہی سے نہ شکوہ ہے نہ گلہ
اہل تسلیم و رضا کا تو یہ دستور ہی نہیں

حافظ صاحب مرحوم کا داغ مفارقت دے جانا خاندان کیلئے ہی نہیں بلکہ ادارے اور جماعت کیلئے بھی ایک بہت بڑا سانحہ ہے۔ اللہ کے حضور ان کی بخشش ومغفرت بلندیٔ درجات کے لیے ڈھیر ساری دعائیں ہیں۔ حضرات علمائے کرام وخطبائے عظام اپنے خطبات جمعہ میں و دروس و تقاریر میں بڑے بزرگوں کا تذکرہ کر کے پھر حضرت ممدوح کا ذکر خیر کر کے دعاؤں کا اہتمام کریں۔

ہم خاندان روپڑیہ کے تمام افراد صاحبزادہ عارف سلمان روپڑی، شیخ الحدیث حافظ عبدالغفار روپڑی، مفسر قرآن حافظ عبدالوہاب روپڑی، حافظ عبدالوحید روپڑی، حافظ عبدالرحمن مدنی، حافظ عابد سلمان روپڑی اور مفتی عبیداللہ خاں عفیف، برادرم مولانا جابر حسین مدنی، قاری محمد حنیف مدنی، قاری شاہد محمود العاصم ودیگر اساتذہ وطلباء کے غم میں برابر کے شریک ہیں اور مرحوم کے لیے رفع درجات کی دعائیں کرتے ہیں ادرحمۃ اللہ علیہ رحمۃ اللہ واسعۃ اللھم ادخلہ الجنۃ الفردوس آمین

غریبوں کی حالت زار اور اسلامی انقلاب

پروفیسر رعیت علی......بقاپوری

کھیتوں میں کام کرتی ہوئی غریب دہقان کی بچیاں، ان کے نحیف و نزار بدن، ان کے لباس تار تار سے عیاں، ان کی کھوکھلی ہڈیاں، ان کے چہرے اور آنکھوں کی زردی اور پیلاہٹ، ان کے حسرت زدہ اور یاس انگیز وجود سے اُبھرتی ہوئی تصویرِ درد، ان کے اُدھورے اور کرچی کرچی خواب، ان کے باپ کی ملال زدہ پیشانی اور اُس پیشانی سے دکھ اور درد کی عریاں داستانِ الم، باپ کے مشقت زدہ اور تھکے ہوئے کندھے، اس کے چہرے کی جھریاں، اس کی آنکھوں کی نمی اور اس کی بے بسی کا عبرت خیز منظر دوسری طرف صنعت کار کے کارخانے میں کام کرتی بیوہ کی بچیاں، ان کے تھکے ہوئے کندھے، ان کی یرقان زدہ پیلی آنکھیں، بستر علالت پر لیٹی ان کی ماں کی حالتِ زار، تیسرا منظر ایک سڑک کے کنارے ٹوکروں میں بجری ڈال کر سڑک پر پھینکتی ہوئی نادار عورتیں، ان کے میلے کچیلے بچے، ان کا تاریک مستقبل، جون کے مہینے کی حدت آفریں کڑی دھوپ، ان کے وجود نحیف سے ٹپکتا ہوا گرم گرم پسینہ۔

چوتھا منظر ایک ورکشاپ پر کام کرتا ہوا ایک ننھا پھول، اس کا کینسر زدہ باپ، زمانے کی بے رُخی، ننھے وجود کے میل کچیل سے لتھڑے ہاتھ پاؤں، دن بھر کی مشقت اور شام کے وقت صرف ایک سو روپے معاوضہ، گھر جا کر ماں کے سینے پر لیٹ جانا اور آنسوؤں کا سیل رواں پانچواں منظر ایک شاندار حویلی اور اس کے اندر رقص و سرود، نغمہ و موسیقی اور کھنکتے جام اور تھرکتے بدن کا عشرت آفریں منظر۔ رئیسوں، نوابوں اور منچلے رئیس زادوں کے قہقہے، قسم قسم کے کھانوں کی ضیافت، ایک وسیع میدان میں پارک کی گئی نئے ماڈل کی گاڑیوں کی لمبی لمبی قطاریں، وردیوں میں ملبوس ڈرائیور، رئیسوں کی پری پیکر بیویاں اور ان کے ضد کرتے گول مٹول بچے۔

ایک طرف غربت و افلاس کی یاس انگیز تصویریں، دوسری طرف دولت و ثروت کے حیرت زدہ مظاہر، انسانی سماج کی اس غیر متوازن اور متفاوت تصویر کو دیکھ کر میرے ذہن میں خیالات کا ایک تلاطم اُبھرا اور میں گہری سوچ میں ڈوب کر قیاس کرنے لگا کہ انسانی دنیا کا یہ خوفناک فرق کب مٹے گا؟

سرمایہ پرستی اور زر پرستی کا سفینہ کب ڈوبے گا؟ غریبوں کی شام درد میں شفق کے راحت افزا پھول کب کھلیں گے؟ وطن کے جھونپڑی نما مکان کب عدل و احسان کے اسلامی انقلاب کے سویرے سے تاباں و منور ہوں گے؟ قبائے خواجہ کب تار تار ہوگی؟ اور دست ہائے مزدور کب خوشحالی کی حنا سے امن و راحت کے جلوے کشید کریں گے؟ انسانی حریت، مساوات و عدل اور عظمت بشر کے خواب کب شرمندۂ تعبیر ہوں گے؟ وطن عزیز کے در و دیوار کب صبح بہاراں کی شادابیوں اور مسرتوں سے سجیں گے؟ اور یہ دھرتی کب جنتی سماج کا روپ دھارے گی؟

تب میرے ذہن کے نہاں خانے سے یہ صدا بلند ہوئی کہ جب انسان ہستی اور خودی کے شعور سے بہرہ مند ہو جائے گا، لیکن سوال یہ ہے کہ ہستی کا شعور کب بے نور روحوں کے اندر جلوہ آراء ہوگا؟ یہ عدیم النظیر کائناتی واقعہ اس وقت ہی زندہ حقیقت بنے گا جب اسلامی انقلاب کے داعی عدل و احسان کی سوغات دامن میں لے کر دعوت و ارشاد کے محاذ پر سرگرم عمل ہوں گے۔ پس دنیا کی درخشندہ سحر دعوت و عزیمت کے انقلاب آفریں عمل میں ہی پوشیدہ ہے۔

بقول حکیم الامت شاعر مشرق علامہ محمد اقبالؒ

آسماں ہوں سحر کے نور سے آئینہ پوش
اور ظلمت رات کی سیماب پا ہو جائے گی
شب گریزاں ہوگی آخر جلوۂ خورشید سے
یہ چمن معمور ہو گا نغمۂ توحید سے

اس دنیا کی تقدیر اب عالمی اسلامی انقلاب کے ساتھ ہی وابستہ ہے۔ یہ دھرتی اب عدل و رحمت کے اسلامی نظام کی برکتوں سے مالا مال ہو جائے گی اور یوں جنت ارضی کا تصور ایک زندہ حیاتیاتی حقیقت بن کر وطن عزیز کی فضاؤں میں جلوہ ریز ہوگا۔

☆......☆......☆

جماعتی خبریں

جماعت اہلحدیث پنجاب کا دورۂ اسلام آباد

30دسمبر کے اجلاس میں میاں محمد سلیم شاہد امیر جماعت اہلحدیث پنجاب اور مولانا غازی عباس ضیاء کی مشاورت سے یہ طے پایا کہ آئندہ اجلاس اسلام آباد میں منعقد ہوگا اور اسی توسط سے جماعت تفریحی و معلومات دورہ بھی کر سکتی ہے۔تمام اراکین نے لبیک کہتے ہوئے تیاریاں شروع کردیں،یوں 5جنوری 2014بروز اتوار 8بجے صبح 14رکنی وفد امیر محترم کی قیادت میں اسلام آباد کی طرف عازم سفر ہوا۔وزیر آباد میں مقیم مولانا غازی صاحب کے فرزند ارجمند اور جماعت کے رہنما حافظ اُسامہ عباس نے جی ٹی روڈ وزیر آباد پر واقع ہوٹل میں اس قافلے کا استقبال کیا اور ان کے اعزاز میں پُرتکلف چائے کا اہتمام کیا۔یہاں سے یہ قافلہ پھر روانہ ہوا اور جہلم کے قریب صوبائی امیر محترم میاں صاحب کی طرف سے مقامی ہوٹل میں احباب کو فریشمنٹ دی گئی۔

تقریباً2بجے جماعت کا یہ قافلہ اسلام آباد میں داخل ہو چکا تھا۔شکر پڑیاں کے علاقہ میں لوک ورثہ کے قریب تاریخی قدیمی مسجد میں ظہر و عصر کی نمازیں امیر محترم کی اقتداء میں ادا کی گئیں اور اجلاس شروع ہوا۔محترم غازی عباس،مولانا عبدالحمید سلفی امیر ضلع شیخوپورہ اور میاں محمد سلیم شاہد نے ارکان وفد سے خطاب کیا اور خاطر خواہ پندو نصائح سے نوازا۔اسلام آباد میں مقیم غازی صاحب کی قریبی عزیز انجینئر عطاء الرحمن بھی تشریف لے آئے اور انہوں نے جماعتی احباب کا خیر مقدم کرتے ہوئے دعوت کا انتظام کیا۔

بعد ازاں جماعتی ارکان کو مختلف تفریحی مقامات کی سیر کروائی گئی، امیر محترم کارکنوں میں گھل مل گئے اور یوں بھی ایک ہی خاندان کے افراد معلوم ہو رہے تھے۔لیک پارک میں حافظ عبدالقدیر بٹ نے جماعتی احباب کو کشتیوں کے ذریعے راول جھیل کی سیر کروائی اور امیر محترم نے یہاں بھی ارکان قافلہ کی فریشمنٹ کا انتظام اپنے ذمہ لیتے ہوئے ان کی خاطر مدارت کی۔پھر یہ قافلہ فیصل مسجد کی طرف رواں ہوا،جہاں مغرب و عشاء کی نمازیں باجماعت ادا کی گئیں۔اس دوران میاں صاحب حضرت الامیر حافظ عبدالغفار روپڑی حفظہ اللہ سے مکمل رابطے میں تھے اور آئندہ لائحہ عمل کے لیے اہم امور پر مشاورت جاری رہی۔مرکزی قائدین سے مشاورت کے بعد امیر محترم نے کابینہ کی تبدیلی کا اعلان کرتے ہوئے ناظم اعلیٰ پنجاب سید عبدالقادر شاہ ایڈووکیٹ کو نائب امیر پنجاب اور راقم الحروف کو نائب ناظم سے شفقت فرماتے ہوئے ناظم اعلیٰ پنجاب مقرر فرمادیا۔کارکنان اس فیصلہ پر مسرت کا اظہار کرتے ہوئے راقم کو مبارکباد پیش کرتے رہے اور میں اللہ کے حضور خلوص نیت سے اس عہدہ کے تقاضے نبھانے کی دعا میں مصروف تھا۔

واپسی پر دینہ شہر میں مولانا عبدالحمید سلفی کے صاحبزادے نے جماعت کے اعزاز میں عشائیہ کا اہتمام کر رکھا تھا،جہاں سے فراغت کے بعد قافلہ واپس روانہ ہوا۔دوران سفر غازی صاحب نے احکام و مسائل کی تفہیم کے لیے گاڑی میں ہی تربیتی نشست بھی لگائی اور یوں آج کا سفر ہزاروں یادیں چھوڑ کر رات 1بجے اختتام پذیر ہوا۔

مولانا حکیم محمد رفیق خلیق کا انتقال

23جنوری 2014بروز جمعرات مرکزی جمعیت اہلحدیث ضلع ساہیوال اور الاحسان فاؤنڈیشن کسووال کے سرپرست اور رکن مجلس شوریٰ مرکزی پاکستان مولانا حکیم محمد رفیق خلیق کسووال میں قضائے الٰہی سے وفات پاگئے اناللہ وانا الیہ راجعون۔مولانا حکیم محمد رفیق خلیق مرحوم کو اللہ تعالیٰ نے بے شمار خوبیوں سے نوازا تھا۔ہر ایک کو خندۂ پیشانی سے ملنا،مہمان نوازی کرنا طلباء اور علمائے دین کو دیکھ کر خوش ہونا،مساکین و غرباء کی خدمت کرنا آپ کا ایک خاص وصف تھا۔آپ ایک طبیب ہی نہ تھے بلکہ عالم دین بھی تھے، انتہائی ملنسار،خوش طبع اور ہردلعزیز تھے۔

مولانا حکیم محمد رفیق خلیق مرحوم کی وصیت کے مطابق نماز جنازہ آپ کے فرزند ارجمند مولانا عزیز الرحمن سلفی نے غلہ منڈی کسووال میں پڑھائی۔نماز جنازہ میں پنجاب بھر سے علمائے اہلحدیث شیخ الحدیث مولانا حافظ عبدالستار الحماد،شیخ الحدیث مولانا ادریس اثری،مولانا عبداللہ یوسف، مولانا عبدالرشید ہزاروی،شیخ الحدیث مفتی اصغر حازم،مولانا احمد یار صدیقی ودیگر جماعتی سیاسی وسماجی شخصیات کے علاوہ ہر مکتبہ فکر کے ہزاروں افراد نے شرکت فرمائی ہے۔دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا حکیم محمد رفیق خلیق مرحوم کی دینی و جماعتی ملی وسماجی خدمات جلیلہ کو شرف قبول فرما کر جنت الفردوس میں عظیم مقام عطا فرمائے۔آمین

[منجانب:محمد احمد ناظم نشر واشاعت مرکزی جمعیت اہلحدیث کسووال]

مسلک اہل حدیث کے امتیازی مسائل پر مشتمل

سات اشتہارات کا مکمل سیٹ مفت منگوائیں

ادارہ تبلیغ اسلام جام پوری طرف سے مسلک اہل حدیث کے امتیازی مسائل پر مشتمل فور کلر رنگین خوبصورت مدلل سات اشتہارات کا درج ذیل مکمل سیٹ زیر تقسیم ہے۔

(1) کیا اللہ کے سوا کوئی اور مشکل حل کرنے پر قادر ہے؟ (ایک سوال کی 10 شکلیں)

(2) نماز میں پاؤں سے پاؤں ملانے اور سینے پر ہاتھ باندھنے کا ثبوت

(3) اہمیت نماز اور بے نماز کا انجام

(4) نماز روزہ کے محمدی دائمی اوقات

(5) اثبات رفع الیدین

(6) سورۂ فاتحہ خلف الامام

(7) آمین بالجہر کا ثبوت

ملک کی تمام مساجد اہل حدیث کے متنظمین اور دینی اداروں کے سربراہان مذکورہ بالا مکمل سیٹ منگوائیں اور فریم کروا کر اپنے اپنے زیر انتظام مساجد و مراکز میں نمایاں جگہ پر آویزاں کریں۔ مسائل حقہ کی ترویج کا یہ بہترین اور موثر ذریعہ ہے۔ (رابطہ بذریعہ فون صبح 8 بجے سے 10 بجے تک)

نوٹ: فریم کروا کر آویزاں کرنے کا وعدہ آنا ضروری ہے۔ اس صورت میں ڈاک خرچ بھی ادارہ کی طرف سے برداشت کیا جائے گا۔ (ان شاء اللہ)

محمد یٰسین راہی مدیر ادارہ تبلیغ اسلام جام پور ضلع راجن پور پنجاب پاکستان 0333-8556473

دکھی انسانیت کے نام

آج یہ انسانیت مطائی معالجین کے ہاتھوں اپنا مرض بڑھا کر سسک سسک کر دم لے رہی ہے۔ میرے بھائیو! صحیح علاج کیلئے دوا کے ساتھ ساتھ غذا اور غذا کی موافقت بھی لازمی ہے یہ ہوہی نہیں سکتا کہ کوئی مریض ہوں اور تکے کباب، روسٹ، بروسٹ وغیرہ بھی کھائے جائیں اور پھر شفا کی امید رکھی جائے اسی طرح یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ گوشت خوری بھی کی جائے اور پرہیز بھی نہ ہو دودھ اور چاول کھائے جائیں اور مزید اس کا فائدہ ہو جائے جگر کی تحریک میں گھی کا کھانا موت کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔ میرے بھائیو! صحت بچوں کا کھیل نہیں یہ طویل ترین ریاضت تجربہ اور محنت کے ساتھ ساتھ قلب بشری پاکیزگی اور توجہ الی اللہ کے بغیر حاصل نہیں ہوتی۔ بفضل تعالیٰ چالیس سالہ تجربہ کے دوران کم از کم ایک لاکھ ملکی وغیر ملکی مریضوں کا علاج کر چکا ہوں۔ طبیہ کالج کا سابقہ لیکچرار ہوں دواخانہ اور ایک گولڈ میڈل حاصل کر چکا ہوں خدانخواستہ آپ یا آپ کا جاننے والا کسی بھی مرض میں مبتلا ہے تو ایک مرتبہ مجھے علاج کا موقع ضرور دیں۔ ان شاء اللہ شفا نے کاملہ عاجلہ ہوگی۔ ہمارے تیار کردہ کورسز میں کوئی نشہ آور دوا نہیں ہے۔ کوئی زہریلی دوائی نہیں ہے، کوئی کشتہ شدہ دوائی نہیں ہے، کوئی ایلوپیتھک دوائی نہیں ہے جس لیبارٹری سے چاہیں چیک کروا لیں۔ ہمارے چند مجرب کورسز درج ذیل ہیں۔

ہمارے چیدہ چیدہ کورسز درج ذیل ہیں۔

1	شوگر	11	خواب میں ڈرنا	21	کم خونی	31	بواسیر	41	السر	51	دمہ
2	سلسل البول	12	[illegible]	22	بال گرنا	32	اعصابی کمزوری	42	کالا یرقان	52	یرقان
3	سوزاک	13	نکسیر	23	بال سفید ہونا	33	[illegible]	43	ضعف معدہ	53	استسقاء
4	سیلان	14	[illegible]	24	بانجھ پن	34	[illegible]	44	عرق النساء	54	دل کی [illegible]
5	[illegible]	15	[illegible]	25	[illegible]	35	[illegible]	45	[illegible]	55	[illegible]
6	[illegible]	16	وجع المفاصل	26	[illegible]	36	[illegible]	46	[illegible]	56	[illegible]
7	[illegible]	17	[illegible]	27	[illegible]	37	مرگی	47	ضعف جگر	57	[illegible]
8	[illegible]	18	[illegible]	28	برص	38	[illegible]	48	ضعف قلب	58	لیکوریا
9	[illegible]	19	[illegible]	29	[illegible]	39	[illegible]	49	ضعف دماغ	59	[illegible]
10	[illegible]	20	[illegible]	30	[illegible]	40	[illegible]	50	جنون	60	[illegible]

☆ کورسز بذریعہ ڈاک منگوانے کے لیے رقم پہلے بھیجیں۔

☆ ملاقات کرنے کے لیے فون پر پہلے وقت لے لیں۔

☆ شناختی کارڈ نمبر 35103-1466875-3

☆ اکاؤنٹ نمبر حبیب بنک (عمر آباد) 13487900227901

☆ اکاؤنٹ نمبر میزان بنک (چونی) 7001-0101053034

حکیم حاجی عبدالکریم بھٹی، نئی منڈی حبیب آباد تحصیل چونی ڈویژن لاہور فون: 0345-7545119, 0313-7545119

WEEKLY LAHORE
TANZEEM AHL.E.HADITH
C.P.L-104
فون مدیر اعلیٰ 042-36581025 | فون مدیر مسئول 042-35854010
تنظیم اہلحدیث

EARN HALAL, GROW HALAL

Our success depends upon your success

We Invite you

to be a part of our global network

DARUSSALAM

50 in over countries

2 Million Customers in Pakistan

GET A FRANCHISE OF DARUSSALAM

IN PAKISTAN

Sialkot | Gujrat | Jhelum | Mirpur | Abbottabad | Bahawalpur | Sahiwal | Okara
Qasoor | Sargodha | Gujar Khan | Muzaffarabad | Nawab Shah | Sakhar
Quetta | Murree | Manangoora | Sawat

ALSO AVAILABLE IN
EUROPE, USA, AFRICA AND MIDDLE EAST

All Islamic items under one roof

Islamic Books | Hijab | Hajj & Umrah Kits
Non-Alcoholic Fragrances | Islamic Digital Devices

Mob: +92-334-0000423 | franchise@darussalampk.com